بسم اللہ الرحمن الرحیم (دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد صلعم کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَحِحَ لَہٗ وَقْتَ مَسِیْحَہٖ وَمَکْتُومَ مُرَادِہٖ

البدر

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

[illegible]

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

چه گویم بانو گرامی بہار قادیان بینی

دوائی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نرخ قیمت
... مین ... سالانہ
... ادیان ...
... نگارون کو مفت روانہ ہوتا ہے
... پرچہ بشرطیکہ تمام مطلوبہ رقم کسی
اخبار نہ جاتا ہو مفت
روانہ ہوتا ہے +

منوالبط
ہر حال مین پیشگی ہوا کی
... طلب امر کے لئے جوابی
... ٹکٹ آنا ضروری ہے
... نہین دیا جائیگا +
... کتابت مین نمبر خریداری
... ضرور جواب مین دیرکہ

نمبر ۱ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ۔ اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار آدمی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ۱۵۰۰ ہو ... احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ... اور ہمدردی کے خیال کو دل سے ... کر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سرگرم کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد ... ناکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو ... کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیوین ۔ ... امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک جاری ... منیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و لوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جن مین حضرۃ مسیح موعود ع بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۲ بار
آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہین +

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا +

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالے کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بالقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھاوے گا +

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلے درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۷ء تک اسے چودہ سال ہوئے ہیں ۔ جبکہ البدر نے کوئی مضمون کیا ہے اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے ۔ قادیان سے طلوع ہوا +

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

تقریر بینظیر

جو کہ آپ نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۳ء کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں کھڑے ہو کر فرمائی +

میں نے اس لئے چند کلمات کے بیان کرنے کی ضرورۃ سمجھی ہے کہ موت کا اعتبار نہیں ہے اور کسی شخص کو یقینی طور پر یہ علم نہیں ہے کہ اس کی زندگی اور کتنے دن باقی ہے اس لئے یہ اندیشہ بار بار پیدا ہوتا ہے کہ ہماری جماعت میں سے کوئی اس بات سے ناواقف نہ رہ جاوے کہ اللہ تعالےٰ کی اس سلسلہ کے قائم کرنے سے کیا غرض ہے اور ہماری جماعت کو کیا کچھ کرنا چاہئیے اور وہ اس غلطی میں نہ رہیں کہ رسمی طور سے بیعت میں داخل ہونے سے نجاۃ مل جاتی ہے اسی لئے ضروری ہے کہ میں تم کو اصل غرض بتا دوں کہ خدا تعالےٰ کیا چاہتا ہے اور وہ کن باتوں سے راضی ہوتا ہے +

سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھے امام مان لینا صرف اتنی بات نجات کے لئے ہرگز کافی نہیں ہے کیونکہ خدا تعالےٰ دلوں کو دیکھتا ہے نہ کہ زبانوں کو۔ نجات کے واسطے جو کچھ ضروری ہے وہ خدا تعالیٰ نے خود ہی بار بار فرما دیا ہے کہ انسان سچے دل سے خدا تعالےٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلعم کو سچا نبی یقین کرے۔ قرآن شریف کو کتاب اللہ مانے اور یہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اب قیامت تک کوئی اور کتاب یا شریعت نہ آوے گی۔ دیکھو خوب یاد رکھو۔ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور اب آپ کے بعد کوئی نئی شریعت نہ آوے گی۔ اور نئے احکام ملیں گے۔ یہی شریعت اور احکام قیامت تک رہیں گے میری کتابوں میں جو الفاظ میری نسبت نبی یا رسول کے پائے جاتے ہیں ان سے ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاویں بلکہ صرف یہ منشا ہے کہ جب خدا تعالےٰ حقیقی ضرورۃ کے وقت کسی اپنے بندہ کو برگزیدہ اور مامور کرتا ہے تو مکالمات الٰہیہ کا شرف اسے دیتا ہے اور غیب کی خبریں اسے بتلاتا ہے اس لحاظ سے اس مامور پر بھی نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ نئی شریعت اور نئے احکام لاتا ہے اور نعوذ باللہ آنحضرت صلعم کی شریعت حقہ کو منسوخ کرتا ہے بلکہ یہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلعم کی سچی اور کامل اتباع سے ہی ملتا ہے اور بغیر اس کے اور کوئی ذریعہ ایسا نہیں ہے کہ وہ ان باتوں کو پا سکے۔

ہاں یہ ضروری ہے اور قدیم سے سنت اللہ اسیطرح چلی آئی ہے کہ جب زمانہ میں گناہ کثرت سے ہوتے ہیں اور دنیا ایمان کی حقیقت سے بے خبر ہو جاتی ہے اور شریعت کا صرف پوست یا ہڈیاں ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ مغز اور لب سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں ایمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے شیطان کا تسلط اور غلبہ بڑھ جاتا ہے تو ایسے وقت میں خدا تعالےٰ ایک بندہ کو انتخاب کرتا ہے جو کہ اس کی سچی اطاعت میں فنا اور گم شدہ ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ کا شرف اسے بخشتا ہے +

اور

اب اس وقت اس نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے کیونکہ یہ وہ زمانہ ہے کہ اس میں محبت الٰہی بالکل دلوں میں سرد ہو گئی ہے اور اس کی جگہ دنیا نے لیلی ہے غور سے دیکھو کہ جس قدر مسلمان ہیں۔ سب مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں ہر ایک لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہے نبوۃ کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ نماز روزہ وغیرہ بھی اکثر ادا کرتے ہیں لیکن ان تمام باتوں اور عملوں میں جو روحانیت چاہئے وہ ہرگز نہیں ہے ایک طرف تو یہ اعمال بجا لائے جاتے ہیں دوسری طرف ایسے افعال کرتے ہیں جو ان کے بالکل مخالف ہوتے ہیں اور وہ افعال ہی اس امر کا ثبوت ہیں کہ روحانیت نہیں ہے۔ جب نماز روزہ وغیرہ میں روحانیت نہ ہوگی تو کوئی ثمرہ اور فائدہ مرتب نہ ہوگا +

اعمال صالح اسی وقت اعمال صالحہ ہوتے ہیں جب تک ان کی ضد واقع نہ ہو صلاح کے مقابل پر فساد باقی ہے وہ یاد رکھیں کہ ان کی نمازیں نمازیں نہیں ہیں وہ آسمان کے اوپر نہیں جانے کی کہ ان کے واسطے [illegible] کا موجب ہوں۔ مخالفوں میں بہت سے آدمی ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے روزہ نہیں رکھتے اور ارکان اسلام بجا نہیں لاتے پھر کونسی نئی بات ہے جو کہ ہمیں تمہارے امام کی بیعت سے حاصل ہو جاوے گی۔ وہ اصل میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور ہماری جماعت کے بعض کچے آدمی بھی دھوکوں میں آجاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جب سب کچھ [illegible] ہے تو اس بیعت کی کیا ضرورۃ تھی تو ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام چھوٹا نہیں ہے یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے اس وقت جب کہ روحانیت بالکل نہ رہی تھی خبر لی۔ اگر وہ اس وقت پورے غور سے کام لیں اور سوچیں تو ان کو حقیقت واضح ہو جاوے۔ یہ ایک دھوکہ ہے جو کہ دلوں میں گذرتا ہے اور اکثر لوگوں سے [illegible] [illegible] ہیں کہ جس حالت میں دوسرے مسلمان بھی ارکان کی بجا آوری میں ویسے پابند ہیں جیسے کہ ہم۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ نجات کو صرف اپنے سلسلہ میں ہی کہا جاتا ہے وہ لوگ کیوں نجات پاویں گے چونکہ ان لوگوں کو ان اعتراضوں کا جواب نہ آیا اسی لئے یہاں لکھ بھیجا اور ایسے وساوس بعض وقت سحر کی طرح کارگر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن غور کرنے کا یہ مقام ہے کہ جب پیغمبر خدا آنحضرۃ صلعم آئے تو کیا یہود نے اپنے شعائر اور ارکان اور رسوم کو ترک کر دیا تھا وہ سب بجا لاتے تھے اور جب وعدہ توریت ان ارکان کی بجا آوری پر نجات کا وعدہ بھی تھا۔ بلکہ یہود تو اب تک توریت پر عمل کر رہے ہیں۔ وہی قبلہ۔ وہی نماز۔ اسی قسم کی مساجد جیسے کہ اس وقت تھیں اب بھی موجود ہیں۔ اور توریت میں نجات کے وعدے بھی لکھے ہوئے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آنحضرت صلعم آئے۔ اور آپ پر ایمان لانا اور آپ کی اطاعت کرنی ضروری امور ٹھہرے اور پھر جو لوگ منکر رہ کر حسب توریت اعمال بجا لاتے رہے یا لاتے ہیں وہ کیوں نجات کے مستحق نہیں ہیں۔ عیسائیوں کا ایک فرقہ اس وقت بھی توحید کا قائل موجود تھا اب بھی ہے ان کے پاس بھی کتاب موجود ہے غرضیکہ ایک باریک نکتہ غور کرنے والوں کے لئے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ روحانیت کو پسند کرتا ہے اور اس کی نظر اسی پر پڑتی ہے ظاہری اعمال پر وہ نظر نہیں

کرتا۔ ایک منحض کے ہاتھ مین تسبیح ہوتی ہی۔ نماز روزہ یہبی بھی وہ اداکرتا ہی اور بظاہر ابرار و اخیار کے اعمال اس سی صادر ہوتے ہین مگر یہ ضروری نہین ہے کہ اس سی وہ خدا کی نظر مین بھی ابرار و اخیار مین لکھا جاوے۔ ایک انسان تو اس سی دہوکہ کھا سکتا ہے مگر خدا نہین کھا سکتا کیونکہ اس کی نظر پوست پر نہین ہے وہ تو روحانیت کو چاہتا ہے جو کہ مغز ہے نہ کہ قشر کو ✦

بیوفا آدمی جو کہ خدا کو چھوڑ دیتے ہین کتون کی طرح ہوتے ہین کہ مطلب کے یار رہوتے ہین۔ اگر ان کی آرزوئین اور مرادین پوری ہوتی رہین تو وہ خدا کو مانتے رہین گے اور اگر نہ پوری ہوئین تو پھر اس سے ناراض۔ اور شکایت کا دفتر کھلا ہوا ہے تو جن کی یہ حالت ہے اور ان مین صدق و وفا نہین ہے بھلا ان کی نمازون کو کیا کرے وہ خدا کے نزدیک ہرگز نمازی نہین ہین اور ان کی نمازین سوائے اس کے کہ زمین پر ٹکرین مارین اور کچھ حکم نہین رکھتین۔

خدا کے نزدیک نمازی

اسی وقت ہوگا جبکہ وہ سچا اور صدق و وفا کا تعلق اس سے باندھیگا اور خدا کی رضا اور طاعت مین اس قدر محو ہو اور دین کو دنیا پر یہانتک مقدم رکھے کہ جان دینے کو بھی ہر وقت طیار رہے جب اس کی صدق و وفا کی نوبت اس حد تک ہوگی تو اس وقت اس کی نماز خدا کے نزدیک نماز ہوگی۔ بہت سی ایسے لوگ ہین کہ مخلوق کے نزدیک راستباز ہین متقی ہین۔ نیک بخت ہین لیکن ان کا تعلق خدا سے صاف نہین ہے اور وہ محویت اور دین کا تقدم دنیا پر جو خدا چاہتا ہے ان مین نہین ہی۔ اس لئے خدا کے نزدیک وہ کافر ہین سچے ایماندارون کی جو علامات ہین اگر ان سے تم ان کو پرکھو تو ایک بھی انمین نظر نہ آوے گی ✦

ایک بڑی علامت سچے ایماندار کی یہ ہی کہ انسان دنیا کو پاؤن کے نیچے کچل کر اور اسے ردی جان کر اس سے ایسا الگ ہو جاوے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے الگ ہوتا ہی۔ اسیطرح سے جب وہ اپنے نفس کی کینچلی سے الگ ہووے تو وہ حقیقی مسلمان ہوتا ہے۔ خدا تعالے کی معیت اس کے شامل حال ہوتی ہی اور وہ خدا کے نزدیک بھی مومن مسلمان ٹھہرتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے۔

ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

یعنی بیشک خدا تعالیٰ ان لوگون کے ساتھ ہوتا ہے جو تقوی کو اختیار کرتے ہین اور تقویٰ سی بڑھکر کام کرتے ہین کہ محسنون مین ہوتے ہین ✦

بدی سی بچنا نیکی نہین ہی

تقوی اصل مین بدی کی باریک سے باریک راہون سے پرہیز کرنا کا نام ہے لیکن صرف بدی سی بچنے کا نام نیکی نہین ہی۔ ایک شخص کہتا ہے کہ مین چوری نہین کرتا۔ نقب زنی نہین کرتا۔ زنا نہین کرتا۔ کسی کا مال ظلم سے نہین لیتا۔ اور وہ ان باتون کو نیکی قرار دیتا ہے مگر ایک عارف کے نزدیک ایک ہنسی ہی کیونکہ اگر وہ ان بدیون کا مرتکب ہوتا تو ان کے ضررون سے بھی تو وہی بچا ہوا ہے کیا خوبی کیا ہوئی اگر وہ یہ بدی کرتا تو ان کی سزا پاتا۔ پس اس کا صرف بدی سے بچنا کا فعل نیکی نہین ہو سکتا بلکہ اصل نیکی یہ ہی کہ بنی نوع انسان کی سچی خدمت گذاری کرے اور خدا تعالیٰ کی پوری اطاعت کرے۔ جیسے کہ اطاعت کرنے کا حق ہوتا ہے اور اس کی راہ مین عزیز جان تک دیدینے کو ہر وقت طیار رہے۔ اس آیت مین جو مین نے اوپر پڑھی ہی خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین ان لوگون کے ساتھ ہون جو کہ باریک سی باریک بدی سے پرہیز کرتے ہین اس سے بھی ظاہر ہے کہ صرف بدی کا نکرنا کوئی خوبی کی بات نہین ہے جب تک اس کے ساتھ نیکی بھی نکرتا ہو بہت سی لوگ ایسے موجود ہون گے۔ جنہون نے کبھی زنا نہین کیا۔ خون نہین کیا۔ چوری نہین کی۔ لیکن ساتھ ہی اس کے اس نے کوئی نیکی بھی نہین کی تو اگر ایسا شخص نیکون مین شمار کیا جاوے تو بڑی بیوقوفی ہوگی جیسے دنیا ہے خدا نے۔ [illegible] اس بات کو پسند نہین کیا کہ صرف بد چلنی نکرنیوالا اس کے اولیاء مین داخل ہوا ہو۔ بد چلنون کے لیئے یہ عادت اللہ ہے کہ وہ اسی دنیا مین سزا پاتے ہین۔ پس خوب یاد رکھو کہ صرف بدی سے بچنے کا نام نیکی نہین ہے۔ تقوی اور نیکی کی مثال یہ ہے کہ ایک برتن کھانے کا ہو اُسے خوب صاف کیا جاوے اور اندر باہر سے دھویا جاوے تاکہ اس مین کھانا ڈال کر کھا دین۔ لیکن جب وہ صاف ہو تو اس مین کھانا وغیرہ کچھ بھی نہ ڈالین اور جون کا تون وہ برتن پڑا ہے تو کیا صرف صاف برتن کھانے پینے کا کام دیدیگا ہرگز نہین ہے اسیطرح تقوی تو صرف نفس الامارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس مین پڑتا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دیکر انسان کو اس قابل بنانا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہون اور وہ بلند مراتب قرب الٰہی کے حاصل کر سکے ✦

نفس کے ۳ اقسام

نفس کے ۳ اقسام ہین ایک امارہ ایک لوامہ۔ ایک مطمئنہ ان کے علاوہ ایک اور نفس تزکیہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُسے مطلق اقتدار بدی کے ارتکاب کا نہین ہوتا۔ نفس امارہ کی مثال ایسی ہی جیسے ایک بندہ شیطان کا ہو اور مثل غلامون کے وہ نفس کی طاعت کرے۔ خون کے لئے۔ چوری کے لئے۔ زنا کے لئے۔ بد نظری کے لئے اور ہر ایک بدی اور برائی کے لئے جب اسے نفس کہے تو وہ فوراً بجا لاوے اور ناسمجھی کوئی خدشہ نگذرے۔ دوسری قسم نفس کی نفس لوامہ ہے یہ ایسے لوگون کا نام ہے کہ جن سے گناہ بھی سرزد ہون مگر ساتھ ہی اس کے ملامت اور پچھتاوا بھی دل مین ہو کہ یہ گناہ کیون ہوا اور وہ اس تدبیر اور کوشش مین لگے رہین کہ کسیطرح اسے خلاصی ہو۔ یہ لوگ ایک جنگ مین رہتے ہین اور شیطان اور نفس کے ساتھ ان کی لڑائی ٹھنی رہتی ہے کبھی نفس غالب آ گیا تو لغزش کھا گئے۔ کبھی آپ غالب آ گئے تو نفس نامراد رہا زینہ بزینہ یہ لوگ اوپر چڑھتے ہین اور نفس امارہ سے ترقی کر کے انسان لوامہ مین آتا ہے۔ نفس امارہ والا درگذرے۔ بلی مین کوئی فرق نہین کرتا۔ جیسے بلی کا دستور ہے کہ جب گھر مین داخل ہوتی ہے تو کسی قسم کا کوئی کھانا پڑا ہو اُسے یہ خیال نہین آتا کہ یہ میرا حق نہین ہے مین نہ کھاؤن فوراً منہ ڈالدیگی۔ ایسے ہی ہر ایک قسم کے فسق و فجور کا اس سے ارتکاب ہوتا۔ لیکن نفس لوامہ والا ہر ایک بات مین ایک جنگ کرتا ہے اگرچہ اُسے بڑی جنگ درپیش ہوتی ہے مگر تاہم وہ کرتا ہی رہتا ہے تیسرا نفس مطمئنہ ہے جو کہ اس جنگ مین غالب آجاتا ہے اور نفس اور شیطان پر فتح حاصل کرتا ہے اس کا نام مطمئنہ اس لئے ہے کہ یہ اطمینان یافتہ ہو جاتا ہے۔ انسان کے ہر ایک قویٰ پر اس کا قابو ہو جاتا ہے اور طبعی طور پر اس سے نیکی کے کام سرزد ہوتے ہین۔ سب سے بڑی خوبی اور نیکی بات اس مین یہ ہوتی ہے کہ

یہ خدا پر ایمان لاتا ہے۔

کیونکہ ہر ایک نیکی اور راستبازی کی جڑ خدا شناسی اور خدا پر سچا ایمان ہی ہے جس قدر اس مین نقص ہوگا۔ اسی قدر ایمان مین بھی نقص ہوگا جب نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے یعنی نفس اور شیطان سے جنگ مین انسان فتح پا لیتا ہے۔ تب اسے یہ ایمان حاصل ہوتا ہے اور ایک عجیب تبدیلی اس وقت حاصل ہوتی ہے۔ گویا کہ گناہ کے اعضاء بالکل کاٹ دیئے جاتے ہین۔ جیسے انسان کے اعضاء ہاتھ پاؤن۔ کان۔ ناک وغیرہ کاٹ دیئے جاوین اور آنکھ نکالدی جاوے تو پھر اس کے متعلق جو گناہ ہین وہ اس سے صادر نہ ہو سکین گے اسیطرح نفس جب مطمئنہ ہو جاتا ہے تو اندرونی اعضاء جو گناہ کے موجب ہین

وہ کاٹے جاتے ہیں اور ان میں بالکل گناہ کے کرنے کی قوت باقی نہیں رہتی۔ جب ایک جالور خصی ہو جاتا ہے اسیطرح وہ گناہ سے خصی ہو جاتا ہے اور وہ مجبوراً خدا کی مرضی کے خلاف کوئی فعل اور حرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ اسے سچا ایمان حاصل ہو + ہماری جماعت کو بڑی ضرورت سچے ایمان کی ہے اس کے لئے چاہیئے کہ وہ دعائیں کریں نری تدبیر انسان کے لئے کافی نہیں ہے۔ خدا جس کیلئے تدبیر پر چھوڑ دیتا ہے وہ نامراد رہتا ہے۔ یہود کو توریت کی حفاظت کے لئے بہت بہت تدبیریں بتلائی گئیں کہ اس کو اپنے گلے دن کے دروازوں۔ جو کھٹوں وغیرہ ایسے اچھے مقامات پر لکھ رکھیں کہ ہر وقت یاد رہے لیکن چونکہ یہ صرف تدبیر تھی اس لئے وہ توریت کی حفاظت نہ کر سکے اور آخر کار نامراد اور مغضوب ہوئے اس لئے خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو کہا۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ اس سے خدا نے یہ بتایا ہے کہ جب تک ایک ارادہ پاک خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں نہ ہو تب تک اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اپنی تدبیریں اور تجویزیں انسان کی پاک باطنی کے لئے ہرگز کافی نہیں ہیں۔ جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے قوت نہ ملے۔ اور اس کا ذریعہ دعا ہی ہے۔ صرف اپنی کوشش سے ہی تقویٰ اور راستبازی حاصل نہیں ہو سکتی اور نفس مطہر بن سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ بار بار تاکید کرتا ہے کہ تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو۔ اس سے نکلنے کی کوشش کرو۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ بلا مدد خدا تعالےٰ کے تم نکل سکتے ہو۔ ہر حالت میں خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ دیکھو بہت لوگ ہیں کہ کوشش کرتے کرتے رہ جاتے ہیں اور ان کو کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کا علاج یہی ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کرے اور نیک آدمیوں کے ساتھ بیٹھنے ہو جاوے۔ جیسے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین مگر یہ معیت قولی اور عملی طور پر ہونی چاہئے۔ صرف قول اس میں کافی نہیں جب تک عمل نہ ہو۔ ایک شخص ہر روز کنجریوں کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں زنا نہیں کرتا لیکن اسے کہو کہ آخر تو ایک دن کریگا۔ اسیطرح اگر ایک شخص شراب خانہ پر روز جاتا ہے یا شرابیوں کی مجلس کو ترک نہیں کرتا تو وہ ایک دن شراب پیگا۔ صحبت میں تاثیر ضرور ہوتی ہے اس سے انسان بچ نہیں سکتا جو شخص نیک صحبت میں رہتا ہے اور نیکوں میں اس کی نشست برخاست ہے تو گو وہ ان کا مخالف ہی ہو مگر رفتہ رفتہ ایک دن وہ نیکوں کے قابو میں آجاویگا +

صلح حدیبیہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک بات تھی کہ بہت لوگوں نے آنحضرت صلعم کے روئے مبارک کو دیکھا اور آپ کی باتیں سنیں۔ اور اس طرح صدہا آدمی مسلمان ہو گئے۔ کفار کے جو لوگ مسلمانوں میں آتے ان کو آنحضرت صلعم کی صحبت نصیب ہوتی اور جب وہ واپس جاتے تو اس اثر کو ساتھ لیجاتے۔ حالانکہ اس سے پیشتر ان لوگوں کو اسلام کی خبر تک بھی نہ تھی اور دور بیٹھے کون مانتا۔ خدا نے یہ تقریب پیدا کر دی کہ اکثر لوگوں کو زیارت اور صحبت نصیب ہو گئی۔ اگر صحبت نہ ہوتی تو کیا فائدہ اٹھاتے۔ اب جو لوگ گھروں میں بیٹھے باتیں بناتے ہیں اور ان کو یہاں کی صحبت نصیب نہیں ہے وہ کیا سمجھ سکتے ہیں۔ جب ان سے کوئی پوچھے تو سوائے چند شبہات کے اور کچھ پیش نہیں کر سکتے اگر ان میں تقوےٰ ہوتا تو یہاں آتے۔ چند دن رہتے۔ یہ امر ان کے لئے گناہ نہ تھا۔ جیسا کہ ہندوؤں اور عیسائیوں سے ملتے ہیں اور اپنی ضرورتوں کے لئے ان کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں تو اگر یہاں ہمارے پاس بھی آکر رہتے اور ملتے تو کیا حرج تھا۔ امید تھی کہ اکثر ان میں سے سمجھ جاتے۔ ایسے لوگوں کے لئے کونوا مع الصادقین ایک عمدہ نکتہ تھا۔ کاش کہ وہ اسے سمجھتے کہ صادقوں کے پاس آنے جانے سے صدق انسان کے اندر کام کرنے لگتا ہے۔ یہ سنت اللہ ہے کہ ہر ایک صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اس لئے احادیث میں تاکید ہے کہ تم بد صحبت کو ترک کرو۔ ورنہ انہی لوگوں میں شمار کئے جاؤ گے۔ جو نیکوں میں رہتا اور بود و باش اختیار کرتا ہے وہ نیکوں میں ہی شمار ہوتا ہے۔ فرشتے جب اللہ تعالےٰ کے پاس جاتے ہیں تو ان پر سوال ہوتا ہے۔ کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہیں تیرے بندوں کو دیکھا جو کہ تیری یاد میں مصروف تھے مگر ایک شخص ان میں تھا کہ وہ ان میں سے نہ تھا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ بھی انہیں میں ہے۔ پس وہ بہت ہی بدنصیب ہے جو کہ صحبت سے دور رہتا ہے۔ مطمئنہ کی تاثیرات میں سے یہ بھی ہے کہ اطمینان یافتہ کی صحبت سے اطمینان حاصل ہو جاوے۔ ایک تاثیر دوسری تاثیر کو کشش کرتی ہے اور اس میں بھاری نعمت اطمینان پاتا ہے۔ جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے راضیۃ مرضیۃ کہ خدا تعالےٰ تجھ سے راضی اور تو خدا سے راضی اصل میں ایمان کامل اس وقت حاصل ہوتا ہے

جبکہ نفس اور شیطان کی لڑائی بھی بالکل جاتی رہے جب تک یہ حاصل نہ ہو اس وقت تک ایمان میں نقص ہے۔ اگر غور سے دیکھو تو ہر ایک بشر کی خدا سے بھی ایک لڑائی لگی رہتی ہے اس طرح سے کہ بعض وقت وہ دعا کرتا ہے تو قبول نہیں ہوتی کئی امیدیں اس کے دل میں ہوتی ہیں وہ بر نہیں آتیں اس لئے وہ خدا پر شکایت کا دروازہ کھولتا ہے۔ سچے ایمان کی یہ علامت ہے کہ کوئی شکایت نہ ہو اور خدا کی مرضی اس کی مرضی ہو۔ اسی کی طرف اللہ تعالےٰ اشارہ فرماتا ہے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پ ۳۰ ع ۱۴ کہ اے نفس جو کہ خدا سے اطمینان یافتہ ہے تو اپنے رب کی طرف واپس آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ اس میں انسان ہر ایک شکوک و شبہات سے پاک ہوتا ہے اور اسے کوئی خطرہ کسی قسم کا نہیں رہتا مگر اس سے پیشتر کے جس قدر مقامات ہیں ان سب میں اندیشہ ہے۔ رضا کا مقام جو کہ سب سے اعلےٰ ہے وہ اسی میں حاصل ہوتا ہے اور اس وقت انسان کی خدا سے ایک ذاتی محبت ہو جاتی ہے۔ اور جب تک یہ نہ حاصل ہو۔ تب تک ایمان معرض خطر میں رہتا ہے لیکن نفس مطمئنہ اس وقت شیطان کے ڈھرکون اور حملوں سے بالکل امن میں آجاتا ہے اس لئے سب کو چاہیئے کہ یہی مقام حاصل کرنے کے لئے بہت دعائیں کریں بہت ایسے لوگ ہیں کہ وہ نفس امارہ میں آکر ایسے اڑے ہیں کہ اس سے آگے کوئی حرکت نہیں کر سکتے ان کا قول ہے " ایہہ جگ مٹھا اگلا کس ڈٹھا " (یعنی یہ جگ تو بہت میٹھا ہے اور اسی کا عیش و آرام ہمیں مطلوب ہے آخرۃ کس نے دیکھی ہے کہ کیا ہونا ہے اس لئے اس کی کیوں فکر کریں) ایسے لوگ کسی مدح کے قابل نہیں ہیں۔ لوامہ والے اگرچہ ایک وقت شیطان کے قابو میں ہوتے ہیں اور ایک وقت رحمان کے۔ کیونکہ وہ لڑائی میں رہتے ہیں تاہم خدا نے ان کو محل مدح میں لکھا ہے اور مطمئنہ والے جو کہ فتح پاکر غالب آچکے ہیں وہ دار الامان میں ہیں یا لوامہ والوں کو یوں سمجھو کہ وہ ابھی ڈیوڑھی پر ہیں اور اندر داخل ہونے پر ان کی نظر ہوتی ہے کہ شیطان سوٹا (ڈنڈا) مارتا ہے +

تقویٰ کا اول مرتبہ بدیوں سے بچنا ہے اور طمانیت والا
لیتہ انتہا تک پہنچتا ہے اور دوسرا مرتبہ اس کا نیکیوں
کا کرنا ہے مگر یہ سب بجز توفیق الٰہی کے میسر نہیں آتا۔ خدا
تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب انسان بدی سے
پورے طور پر پرہیز کرتا ہے اور حتی الوسع وہ کوشش
کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دارالامن
میں داخل کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے ہماری راہ میں
بہت جنگ کی۔ اب ہم تجھکو یہ مقام دیتے ہیں کہ تو
دارالامان میں آجا وادخلی جنتی اسی کی طرف
اشارہ ہے کہ میرے بہشت میں داخل ہو جا۔ اس
کے یہ معنے نہیں ہیں کہ بعد مرنے کے وہ بہشت
میں داخل ہوگا۔ بلکہ یہ سلوک کے مراتب ہیں جو کہ
سالک الی اللہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور وہ اسی
دنیا میں جنت میں داخل ہوتا ہے [illegible]
ختم ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا [illegible]
[illegible]
دیتا ہے اور ایک امن اور [illegible]
کے کنار عاطفت میں [illegible] قرآن [illegible]
والذین آمنوا وعملوا الصالحات لندخلنہم فی الصالحین [illegible]
کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ان کو
صالحین میں داخل کرتے ہیں۔ یہاں [illegible]
پیدا ہوتا ہے کہ جب ایمان اور عمل صالح انسان
کو حاصل ہو گیا تو پھر [illegible] کہ ہم ان کو صالحین میں
داخل کرتے ہیں یہ تحصیل حاصل ہے۔

صلاحیت کے دو اقسام

اصل بات یہاں خدا تعالیٰ کا اس نکتہ کو بیان کرنا ہے
کہ صلاحیت دو قسم پر ہے ایک وہ جو انسان تکلف اور
بناوٹ سے اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری وہ
جو انسان کا طبعی تقاضا ہوتی ہے۔ صورت اول میں
انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے حمال تکلیف سے ایک
بوجھ کو اٹھا دے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا خود صالحین میں
داخل کر دینے کے یہ معنے ہیں کہ طبعی طور پر صلاحیت
کا مادہ اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ کوئی تکلیف
اور بناوٹ نہیں ہوتی جس سے کہ تکلیف ہو
اول دفعہ جو ایمان اور عمل صالحہ طبیعت پر بوجھ ڈال
کر اختیار کرتا ہے۔ اس صورت میں وہ بوجھ بالکل نہیں
رہتا۔ اعضاء اور قویٰ کی یہ فطرت ہو جاتی ہے
کہ ان سے نیک اعمال صادر ہوں۔ اس آیت کا
دوسری آیت سے تعلق ہے جس میں خدا تعالیٰ
ان محروم اور بے نصیب لوگوں کا ذکر کرتا ہے جن کو
صالحین کا مقام نہیں ملتا۔ جس کا مطلب یہ ہے

ومن الناس من یقول آمنا باللہ۔

کہ جب لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم صالح ہیں اور وہ
اپنے دعوے میں جھوٹے ہوتے ہیں تو ان کے اظہار
مافی الضمیر کے لئے ان پر ابتلا آتا ہے۔
یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ہر ایک عظیم الشان
نعمت ضرور ابتلاء کو چاہتی ہے۔ جیسے اسی جگہ فرمایا ہے

کہ بعض جاہل لوگ دعوے ایمان کیا کرتے ہیں مگر جب
ان پر ابتلا آتا ہے تو انسانوں کی تکالیف اور دکھوں
کو جو وہ ایمان سے برگشتہ کرنے کے لئے دیتے ہیں
خدا کا عذاب سمجھنے لگتے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ اس
امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر تم صالحین میں داخل
کا دعوے کرتے ہو تو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رب خیال کرتا ہے [illegible] کے خوف سے ایمان کو چھوڑ
کر [illegible] ہوتا ہے تو اب [illegible] کیا ایمان ہوا۔ پس اسی
لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان کو خود صالح بنا دیتے
ہیں۔ اس سے آگے بزدل لوگوں کا ذکر ہے کہ بعض
لوگ خدا پر ایمان کا دعوے کیا کرتے ہیں لیکن جب
خدا کی راہ میں ان کو کوئی ایذا پہنچتی ہے تو وہ لوگوں کی
ایذا دہی کو خدا کا عذاب خیال کرتے ہیں [illegible]
[illegible]
تمہارے واسطے عبداللطیف کا واقعہ
اسوہ حسنہ ہے

ایک دو دفعہ اس کتاب کو پڑھو اور دیکھو کہ اس
نے خدا تعالیٰ کے لئے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی
نہ بیوی کی نہ بچوں کی نہ مال کی نہ جاہ کی اور نہ جان کی
اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ ان سب باتوں پر میں
ایمان کو مقدم رکھونگا۔ یہ کس قدر عظیم الشان نمونہ ہے
پھر خدا تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ اس کا مرنا بھی بطور نشان
الٰہی کے واقعہ ہوا ہے اور موت سے اول کئی سال
اس کا ذکر موجود ہے۔ براہین احمدیہ میں اس کی
نسبت پیشگوئی موجود تھی اور یہ وہ کتاب ہے جو
آج سے ۲۳-۲۴ برس ہر ایک جگہ اور ہر ایک
فرقہ اور ملت حتیٰ کہ امریکہ یورپ وغیرہ میں شائع
ہو چکی ہے اور موجود ہے۔ جو لوگ خدا کے وجود
سے انکار کرتے ہیں وہ بتلادیں کہ اگر خدا تعالیٰ
کی ذات موجود نہیں تو اس واقعہ کی خبر اس قدر
عرصہ دراز پیشتر ہوئی اور اس کا اسی طرح واقعہ ہونا

اس کے کیا معنے ہیں۔ یہاں انگریزوں کے ملک
میں چونکہ آزادی ہے اور پیشگوئی میں ذبح ہونا
ذکر تھا پس وہ یہاں تلوار سے کس طرح ذبح ہوتے
تھے اس کے لئے خدا نے کابل کی سرزمین کو
منتخب کیا۔ پھر چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ اس خون
سے مجھ پر اور کل جماعت پر ایک بڑا صدمہ گذریگا
اس لئے پھر اس سے آگے وہ تسلی دیتا ہے کہ اس
مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور
اداس مت ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے وہ
دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائے گا وہ اپنے
بندے کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ
خدا ہر ایک شے پر قادر ہے ان کی شہادت میں
حکمت الٰہی ہے۔ بہت سی باتیں ہیں جو تم چاہتے ہو کہ وقوع
میں آویں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے
اچھا نہیں اور بہت ہیں جو تم چاہتے ہو کہ واقع نہ
ہوں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا
ہوتا ہے سو وہ حکمت الٰہی عنقریب ظاہر کرے گا اور
معلوم ہوگا کہ اس خون میں کس قدر برکات ہیں سنا
گیا ہے کہ [illegible] آدمی محض اسی لئے قید میں ہیں کہ ہم
یہ راہ چھوڑ دینگے ہمیں مرنا قبول ہے۔ واقعی
عبداللطیف صاحب کی موت نے ہماری جماعت میں
بہت کام کیا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں زندہ رہتے تو اور دس
بیس سال رہتے آخر کسی بیماری سے مرتے آخر موت
قدرت کا سلسلہ جاری ہے مگر یہ موت جو ان کو آئی خاص
موت ہے اس میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ ہم اگر مفتری
ہیں تو اس قدر استقامت ان میں کیوں آگئی۔ کیا یہ کبھی
سنا ہے کہ ایک مفتری کا مرید ہو کر پھر کسی نے اس طرح سے
جان دی ہو۔ حالانکہ بار بار ان کو جان بچانے کا موقعہ
بھی دیا گیا الاستقامت فوق الکرامت یہ بھی ہمارے
سچے ہونے کی ایک دلیل ہے۔
جاہل کے نزدیک یہ واقعہ ایک بڑی بات نہیں ہے
لیکن عقلمند سوچ سکتا ہے کہ سوائے یقین و عرفان کامل
کے یہ موت کسی کو نہیں ملسکتی۔ یہ وہ موت ہے
کہ جس پر ہزاروں زندگیاں قربان ہیں پھر خدا
فرماتا ہے کہ تم بھی مروگے مگر یہ جان ٹھکانے لگی ہے
اس کے خون سے ایک عظیم الشان پیشگوئی سالہا سال
کی پوری ہوئی ہے اور بات یہ ہے کہ ایک نئی تخم ریزی
کی گئی ہے اور یہ خون کبھی خالی نہ جاویگا۔ میں جانتا
ہوں اور مجھے افسوس ہے کہ جیسے عبداللطیف نے
ایمان کا ثبوت دیا ہے میرا دل اور کانشنس نہیں مانتا
کہ یہاں کی جماعت میں ایسے بہت سے لوگ ہوں میں

دعا کرتا ہون کہ خدا تعالےٰ ایسے کردے یقیناً جانو کہ جس کا ایمان عبداللطیف جیسا ایمان نہین ہے وہ اس سلسلہ مین داخل نہین ہے یُحِبُّونَ اللہَ مین ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی کہ جب دشمن کے مقابلہ پر جاتے تو مثل مردہ کے ہو جاتے کہ اب بلا موت سے ہرگز جدا نہ ہون گے۔

استقامت کے بغیر کوئی عمل قبول نہین اس سے انعامات ملتے ہین۔ ظاہری حالت مین اگرچہ سب شریک ہوتے ہین لیکن فضیلت ہمیشہ اندرونہ سے ہوتی ہے آنحضرۃ صلعم نے فرمایا کہ ابوبکرا رضہ کی فضیلت ظاہری نماز سے نہین۔ تم خود سوچکر دیکھو کہ ایک خدمتگار ہے جو کہ ہمیشہ حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کو ادا کرتا ہے اور ایک ہے جو گاہے گاہے حاضر ہوتا ہے اور معمولی اور رسمی طور پر کام کرتا ہے آقا جانتا ہے کہ ایک فدائی ہے اور دوسرا مزدور جو کہ مہینہ ختم ہونے پر صرف تنخواہ لینے کے لئے کام کرتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ وہ آخر کار محبت کس سے کریگا۔ فدائی سے یا مزدور سے۔ آنحضرۃ کے زمانہ مین دیکھا گیا ہے کہ ایسے ایسے مجاہدات سے کام لینے والے بھی تھے کہ چھت سے رسی باندھکر اپنے آپ کو ساری ساری رات لٹکا دیتے لیکن کیا وہ ان ریاضتون اور مجاہدون سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہو گئے نہین ہرگز نہین شرف انسان کو وفا کے ساتھ ہے۔ جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ اس کو آگ مین ڈالا گیا۔ اس نے منظور کیا۔ خدا نے کہا کہ بی بی اور بچے کو جنگل مین چھوڑ دے جہان آب و دانہ نہ تھا ہر ایک ابتلاء کو اس طرح سے قبول کیا۔ گویا عاشق خدا تھا۔ کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسیطرح آنحضرۃ صلعم کو آپکے خویش واقارب نے ترغیب دی اور کہا کہ بہت سا مال او ولت۔ حسین اور نازک اندام بیویان جس قدر چاہتے ہو وہ سب لو۔ مگر اس وعظ اور تبلیغ سے باز آؤ آپ نے جواب دیا کہ تم لوگ بیوقوف ہو مجھ خدا نے مامور کیا ہے کہ شرک کو دور کردون مین کیسے اس سے باز آسکتا ہون۔ یادرکھو کہ صادقین کے لئے بہت مشکلات ہوتی ہین اور صدق کی گھڑیان بھی بہت مشکل ہوتی ہین۔ لیکن خدا تعالیٰ خود صادقین کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔ عبداللطیف کی وہ گھڑی کیسی مشکل تھی۔ جب کہ وہ رجم کے میدان مین تھا سنگساری کے لئے خلقت آمادہ تھی اور اس وقت جان بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ اس وقت فرشتے بھی تماشہ دیکھتے ہون گے۔ زندگی کے یہ دن تو گذر جاتے ہین۔ ایک شخص کے پاس۔ غلام مال۔ دولت سب ہو مگر انجام فنا ہے۔ مردانہ وار زندگی یہ ہے کہ فرشتے بھی تعجب کرین کہ ہمواے مرد کے اور کا کام کھرا نہین ہوتا اگر اس قدر عمل کرو کہ زمین سے آسمان تک پہونچ جاوین۔ جب تک ان مین وفائی روح نہ ہوگی کچھ بھی نہین۔ کلام اللہ سے ثابت ہے کہ جب تک انسان صادق نہین بنتا تو اس کی نمازین بھی اس کے لئے جہنم ہی ہوتی ہین پورا وفادار نہ ہو تو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہین جاتی۔

وقت تنگ ہے بار بار یہی نصیحت ہے کہ اس بات پر بھروسا نکرو کہ ابھی میری عمر باقی ہے نہ تندرستی پر بھروسہ کرو۔ زمانہ انقلاب مین ہے اور یہ آخری وقت ہے خدا تعالےٰ امتحان کر رہا ہے آخری موقعہ صدق وفا کے دکھلانیکا دیا گیا ہے پھر یہ ہاتھ نہ آویگا۔ سب نبیون کی پیشگوئیان اسی وقت کے لئے ہین اب اس کے بعد صدق کے بجالانے کا وقت نہ ہوگا نرا بیعت کا اقرار کوئی شے نہین ونا کرا در سستی ہرگز نکرو۔ تعلیم جو تم کو دی جاتی ہے اس کے موافق اپنے آپ کو بناؤ اور شہید عبداللطیف کے نمونے کو دیکھو کہ اس سے صادقون کی علامات کس طرح سے صادر ہوئی ہین۔ ہمیشہ نیتے (ملاقات کرلے) رہو یہ چند روزہ زندگی ہے ایک دن آنا ہے کہ نہ ہم ہون گے اور نہ تم نہ اور کوئی یہ سب جنگل ویرانہ ہوگا ادل یہ کیا تھا پھر کیا ہو گیا ہر ایک حالت مین تبدیلی ہے اسے یاد رکھو آنے والی نسلین ان نمونون کو دیکھین گی کہ کیا بنایا ہے اگر عمدہ نمونہ تم نے نہ بنایا ہوگا تو وہ بھی گمراہ ہون گے ایک چور اگر کسی دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو۔ یا ایک زانی دوسرے کو کہے کہ زنا نہ کرو تو تم اسے کیا کہوگے۔ جو لوگ خود بدی مین ملوث ہین وہ دوسرون کو فائدہ نہین پہونچا سکتے بلکہ ان کے ذریعہ سے اور لوگ گمراہ ہوتے ہین۔ دوسرون کو نصیحت کرنیوالے اور خود نہ عمل کرنے والے بے ایمان ہوتے ہین اور اپنے وا قعات کے قصے چھوڑ جاتے ہین ایک مولوی کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد بنانے کا نام کرکے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا۔ ایک جگہ وعظ کر رہا تھا تو ایک عورت نے اپنی ایک پازیب اُتار کر خدا واسطے اُسے دیدی۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اے نیک بی بی کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤن دوزخ مین جاوے تو اس بچاری نے دوسری بھی دیدی مولوی صاحب کی بیوی نے جب اس عورت کی یہ سخاوت اور جرأت دیکھی تو گھبرا کر اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دیدیا کہ اسے مسجد مین لگا دو۔ مولوی صاحب اُسے کہنے لگے کہ تو ایسا نکر۔ اس عورت کو تو مین نے یہ باتین اس لئے کہی تہین کہ کسیطرح چندہ جمع ہو جاوے اسیطرح مجھے خوف ہے کہ تم ایسے نہ ہو جاؤ۔ چاہیے کہ جذبات کو دور کرو۔ ہر ایک اجنبی تمہارے حال کو تاڑتا ہے کہ ان کے اخلاق۔ آداب۔ استقامت پابندی احکام۔ عظمت کلام الٰہی وغیرہ کیسے ہین اگر عمدہ ہوئے تو وہ تمہارے ذریعہ ہدایت پاوے گا ورنہ تم اس کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوگے ان باتون کو یاد رکھو

اس کے بعد حضرۃ اقدس ہونے دعا فرمائی
اور نماز عصر گذار کر جلسہ برخاست ہوا

رباعی و نظم

جو کہ قاضی قائم الدین صاحب نے جہلم مین حضرۃ مسیح موعود کے نزول پر پڑھی تھی

تعریف سنی جاتی تھی ہر بار کسیکی ✦ ہر ہفتہ پڑھی جاتی تھی اخبار کسیکی
جہلم مین وہی آیا ہے کیا رشک مسیحا ✦ پرجوش تھی یہان خواہش دیدار کسیکی

ہے عرض میری سارے زمانہ کے واسطے
ہر ایک اپنے خویش بیگانے کے واسطے
احمد کی ہیکہ پوری ہین ...ین گو بیان
پھیر دیر کیا ہے جینے کے آنے کے واسطے
حضرۃ غلام احمد ہین عیسیٰ کی جا بجا
حکم الٰہ سب کو سنانے کے واسطے
موعود مسیح مہدیٔ مسعود یہی ہین
مردہ دلون کو آئے جلانے کے واسطے
حق نے انہین زمانہ مین بھیجا ہے بھائیو
فسق و فجور سارے مٹانے کے واسطے
میری طرح کے لاکھون ہی گمراہ کے لئے
آئے ہین راہ راست بتلانے کے واسطے
سامان لیلو غافلو سبحان کے پاس ہین
غفلت کا پردہ دل سے اُٹھانے کے واسطے
صد شکر کیونکہ روز مبارک یہ بھائیو
منظور حق تھا ہم کو دکھانے کے واسطے
آزاد اُٹھکو میٹھا جو غفلت کی خوابسے ✦ مہدی کھڑے ہین دیکھا جگانے کے واسطے

مراسلات

(قابلِ تقلید عوراتِ فرقہ احمدیہ)

میری ایک چچازاد بہن مسماۃ رانی بھائی علی بخش احمدی کی زوجہ اہلیہ اور حضرت اقدس کی مرید ہے اس نے قبل از دعوتِ حضرت اقدس (۱) خواب میں دیکھا کہ بیشمار ان گنت مخلوق خدا ایک جگہ جمع ہے اور سب متفق ہو کر مغرب کی طرف چاند کی تلاش کر رہے ہیں۔ جب بہت جستجو کرنے پر چاند نظر نہ آیا تو ایک نہایت ہی دانا آدمی نے فرمایا کہ اب چاند مغرب کی طرف سے ہرگز ہرگز نظر نہیں آئے گا بلکہ تم لوگ ایک آئینہ صفا مشرق کی طرف دیوار سے لگا کر اس میں دیکھو چنانچہ اس طرح آئینہ بالمقابل رکھنے سے چاند نظر آ گیا اور جس وقت حضرت اقدس کی دعوہ کی خبر سنی تو خود کہنے لگی کہ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز یا عکس مشرق کی طرف سے ایک مصفا آئینہ سے نظر آ گیا ہے +

(۲) ابھی مقدمہ کا نام و نشان بھی نہ تھا کہ ایک دن کہا کہ حضرت اقدس جہلم تشریف لاوین گے اور سارا نقشہ انبوہ خلائق وغیرہ کا ایسا ہی بیان کر دیا جیسا کہ بعض میں ہم لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا +

(۳) ایک دن سبز اور سرخ تختوں پر معہ جماعت کثیرہ علیحدہ علیحدہ۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو دیکھا اور دریافت کرنے پر ہر دو صاحبزادوں کے نام اسکو بتائے گئے +

(۴) حضرۃ زینب اور حضرۃ ام کلثوم ہر دو بیبیوں کی زیارت ہوئی اور وہ دونوں اسکو بیبی فاطمۃ الزہرا جیسے اپنی والدہ کی خدمت میں لے گئیں اور حضرت بیبی صاحب اسکو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں

(۵) ایک روز ایک بہت ہی بڑا برج دیکھا اس میں ایک پلنگ پر ایک پہلوان مشکیل نہایت صالح سویا ہوا ہے۔ دریافت کرنے سے لوگوں نے کہا حضرت علی مرتضی ہیں

(۶) ایک دن علی الصباح تا زبان غیر لقب کا

سارا نقشہ معہ مسجد و دولت کدہ حضرۃ اقدس کے چپہ چپہ کا حال کالمعائنہ بیان کر دیا جس کی تصدیق دیکھنے والے کر سکتے ہیں۔ غرض باوجود ان پڑھ ہونے کے اس کا یہ حال ہے۔ اب سنیئے اپنے حق مہر کا نصف روپیہ یعنی سولہ روپیہ اپنے خاوند علی بخش سے وصول کر کے میرے حوالے کیا کہ چار روپے تو قادیان شریف کے آنے جانے کا کرایہ امانتاً اپنے پاس رکھو اور ۱۲ روپیہ جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے نام منی آرڈر کر کے لکھدو کہ ۵ توحضرت ام المومنین کی خدمت میں اور ۷ روپیہ حضرت اقدس کی جناب میں پیش کر کے استصواب کیا جاوے۔ کہ مدرسہ۔ لنگر۔ مساکین۔ ریویو وغیرہ میں جس جس قدر مناسب ہو تقسیم فرمایا جاوے چنانچہ اسیطرح کیا گیا۔ فرقہ احمدی کی بیبیوں کی تحریک اور تقلید کے لئے یہ چند سطور ارسال ہیں اگر مناسب سمجھیں درج اخبار فرما دیں +

جی ڈی۔ احمدی۔ رہتاسی
۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عید الفطر جملہ جماعت احمدیہ مبارک باد۔ آج نماز عید الفطر پیش از زوال عیدگاہ میلا پور میں جو کچھ عرصہ سے موقوف تھی جماعت احمدیہ نے ادا کی جس کے امام حضرت مولوی احمد دین صاحب احمدی تھے بعد نماز عید کے مرحوم مغفور حضرۃ مولوی عبدالرحیم صاحب احمدی کی کیفیت انتقال معلوم ہونے سے نماز جنازہ پڑھا گیا۔ جماعت احمدیہ میں گیارہ بھائی تھے +

۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

عبرت

ضلع گوجرانوالہ میں ایک موضع ممبن تواہ ہے اس گاؤن میں پچھلے سال طاعون پڑی تھی لوگون نے اس گاؤن کے نمبردار سے جو کہ سندو تھا اور بڑا امیر آدمی تھا۔ پوچھا کہ تمہارے گاؤن کا کیا حال ہوا تو اس نے کہا کہ چھوٹی بہوڑگئی ہے (چھوٹی لگنے کے اوپر جو چھلکا سا ہوتا ہے اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ غریب غریب آدمی مر گئے ہیں۔ اس سال جب وہان طاعون پڑی تو اس کے تمام رشتہ دار مر گئے تو لوگون نے اس سے پوچھا کہ اب تمہارے گاؤن کا کیا حال ہے تو اس نے جواب دیا کہ دہولو (یہ ایک قسم کا گنا ہوتا ہے) کی جڑون میں بھی آگ لگ گئی ہے یعنی بڑے امیر بھی مرنے شروع ہو گئے ہیں خدا کی قدرت وہ نمبردار اپنے تمام رشتہ دارون کو اپنے سامنے مرتا دیکھ کر سب سے آخر آپ بھی طاعون سے مر گیا۔ اس کے سارے خاندان سے صرف اس کا ایک پوتا اور دو بیٹون کی دو بیویان بچی ہیں۔ باقی سب کے سب طاعون کا لقمہ ہو گئے ہیں۔ مغرور کا سر اسطرح ٹوٹتا ہے۔ آج کل لوگ کہا کرتے ہیں کہ غریب غریب لوگ طاعون سے مرتے ہیں اور کوئی امیر نہیں مرتا جو تکبر کرتے ہیں اس نمبردار کی طرح طاعون کا لقمہ ہونگے +

محمد حسین احمدی از آدوران
ضلع گوجرانوالہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۳ء

البدر

شکریہ

اخویم محمد افضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل میں ایسی جگہ ہون جہاں میری نظر میں پچیس پچیس کوس تک احمدی جماعت کا کوئی بھائی نہیں۔ احمدی جماعت تو کجا بلکہ نامی مسلمان بھی بہت ہی کم ہیں اور جو ہیں وہ بھی ہندو وضع تعزیہ پرست۔ ہر طرف سے مندرون کے گھنٹون کی آواز آتی ہے۔ غرض عجیب ہی ملک ہندوستان ہے الحمد للہ خداوند کریم غفور الرحیم نے البدر عجب نعمت بنائی ہے جس کے ذریعے سے اپنے آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک تعلیم ہفتہ وار خوب سنتا رہتا ہون۔ گویا اپنے آپ کو قادیان ہی میں پاتا ہون اس پاک تعلیم سے میری روحانی [illegible] اس طرح پھولتی ہے جیسے کھیت پانی سے۔ میں آپ کا بہت ہی شکر گزار ہون خداوند کریم آپ کو ہر وقت صحیح وسلامت رکھے۔ اور اپنے فضل و کرم سے آپ کو پوری تقویٰ بخشتے رہیں +

میرے خیال میں البدر کی ضرورت نہایت ضروری [illegible] ورنہ اس جگہ پر کیا [illegible] حالت ہے [illegible] دو دن دیر سے آئے تو [illegible] انتظار ہی میں [illegible]

پہلے بھی ایک دو دفعہ قادیان شریف جانا چاہتا تھا مگر نہیں جا سکی۔ جانے کا ارادہ وہ رکھتی ہے +

ارشاد حضرت اقدسؑ کی یاد دہانی میں پرچہ میگزین کے متعلق

ضروری التماس

حضرۃ اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کے بعد جس میں اس رسالہ کے اجراء و شیوع کی اصل اغراض و مقاصد ظاہر کر کے اسلام کو بہ مخالفین کے مہلک حملوں کی بار دھر سے بچانے اور اس کے قالب مردہ میں روح حیات ڈالنے اور اسلام میں دوبارہ روحانیت پیدا کرنے اور عوام کو ضلالت و جہالت کے خطرناک گڑھے میں گرنے اور مخالفین کے دام تزویر سے محفوظ رکھنے کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا تھا اب اس کے قیام و استحکام کے بارہ میں اعانت اشاعت رسالہ کی تحریک کی غرض سے لمبے چوڑے الفاظ میں کچھ زیادہ قلم فرسائی کرنا ہمارے نزدیک غیر ضروری اور محض تحصیل حاصل ہے کیونکہ امام صادق علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اپنے اس ارشاد میں جس قدر تاکید اکید فرمائی ہے اور حد سے بڑھے ہوئے پرزور الفاظ میں اپنے مخلصین کو اس کی خریداری کی جانب ملتفت کرنا چاہا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی تاکید نہیں ہو سکتی۔ کیا اپنی جماعت کے مخلص پرجوش باہمت احباب کے لئے حضرۃ اقدس کی جانب سے یہ کچھ کم تاکیدی الفاظ تھے۔ کہ ”میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک اُن سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلاویں جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دیگا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا“ حضرۃ اقدسؑ نے صرف انہی الفاظ پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ اس رسالہ کی خریداری و مالی اعانت کے واسطے مکرر الفاظ ذیل میں تاکید فرمائی ہے کہ ”تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے واقعی وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اس خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو“

پیشتر ازیں اس ارشاد حضرت اقدس میں سے چند کلمات بغرض آگاہی مخلص احباب کے نقل کئے جاتے ہیں ورنہ ویسے تو اس ارشاد کا ہر ایک لفظ تاکید مجسم ہے اپنی جماعت کو اس رسالہ کی اعانت کے لئے سخت تاکید فرماتے ہوئے اس ارشاد کی آخری سطور میں ظاہر فرمایا ہے کہ ”اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہکر اس بارہ میں کوشش کریں تو دس ہزار خریدار کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد خریداری بہت کم ہے“ اگرچہ حضرۃ اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کے نکلنے پر ابتدائی تازہ جوش میں اپنی جماعت کے ہر حیثیت و ہر طبقہ کے احباب نے حسب استطاعت اس کی مالی امداد و اشاعت میں حتی الوسع بہت سعی فرمائی۔ اور اپنے اخلاص مندی و ہمت کا ایک قابل تقلید نمونہ دکھلایا اور اسی کوشش کا ثمرہ ہے کہ تعداد خریداری ۹ سو سے اٹھارہ سو یعنی دوچند تک پہونچ گئی ہے مگر ایام حال میں اپنے مخلص احباب کی اس رنگا رنگ فی سبیل اللہ کی رفتار میں کسقدر بہ نسبت اوائل کے نرمی سے دکھائی دیتی ہے حالانکہ ابھی رسالہ کی خریداری کو اس تعداد تک پہونچنے میں بہت کمی ہے جس تعداد تک پہونچانیکا امام صادق علیہ السلام نے اپنے ارشاد مبارک میں ارادہ ظاہر فرمایا ہے اس وصیمان کا بجز اس کے کوئی اور باعث نہیں کہ تا حال اپنی جماعت کے جملہ افراد کے کانوں تک اس ارشاد حضرۃ اقدس کے پرزور تاکیدی الفاظ کی آواز نہیں پہونچی ورنہ کہاں اس پاک جماعت کے مخلص احباب کے پرجوش دل اور اپنے پیارے امام کے ارشاد پر قربان ہونے والی روحیں۔ اور کہاں ایسے تاکیدی حکم کی تعمیل میں اس قدر کم التفاتی۔ اس دو لاکھ سے بھی زیادہ احمدیہ جماعت کے احباب سے اگر پانچ فیصدی بھی ایسے مخلص نکل آویں جو کم از کم فی کس ایک ایک رسالہ کے خریدار ہوں تاہم تعداد خریداری دس ہزار سے بڑھ جاتی ہے۔

حضرت اقدس کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل اور اس رسالہ کے مفاد اس امر کے مقتضی ہیں کہ احمدیہ جماعت کا کوئی فرد خواہ خواندہ ہو یا ناخواندہ اس رسالہ کی خریداری سے محروم نہ رہے۔ تمام ممالک غیر امریکہ و یورپ وغیرہ میں اس رسالہ کے مضامین نے ایک تہلکہ سا مچا دیا ہے جس سے مخالفوں کے دلوں میں بھی تلاش حق کی تحریکیں پیدا ہو گئی ہیں حال ہی میں آسٹریلیا سے ایک یورپین کی چٹھی آئی ہے جس میں وہ اس رسالہ کے مضامین کی دلچسپی کو ایک عاشقانہ پیرایہ میں ظاہر کر کے کہتا ہے کہ اس کے پرشوق و دلچسپ مضامین میں متلاشی حق کے لئے صداقت کی ایک کھلی راہ ہے۔ امید ہے کہ اس کے مقناطیسی اثر سے اور بھی بہت لوگ ضرور متاثر ہوں گے“ کیوں نہ ہو۔ پیارے امام صادق کی تحریرات سے سعید فطرۃ و سعادت کیش روحیں کبھی بھی بے اثر نہیں رہ سکتیں چہ جائیکہ اپنی جماعت کے مخلص احباب کے دلوں میں اس کے احکام کی بجا آوری کا خیال و تحریک پیدا نہ ہو مشیت ایزدی میں جو کام ہونا ہے اور جن اغراض کے لئے اس کا مامور آیا ہے وہ سب ہو کر ہی رہیں گی۔ یہ تو صرف ہمارے واسطے توشۂ عقبےٰ حاصل کرنے کا ایک موقعہ حسنہ ہے۔ ما درمن قال

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

حسنات دارین حاصل کرنے کا عین وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس کار خیر میں ہاتھ بٹانے کی توفیق بخشے تاکہ اپنے امام پاک کے احکام پر عمل کر کے سابق بالخیرات بنیں آمین ثم آمین

منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان دار الامان

ہماری مقدمات

۱۳ جنوری سنہ ۶ کو سب سے پہلے خواجہ صاحب نے مجسٹریٹ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے پچھلی پیشی پر وعدہ فرمایا تھا ۲۰ ہے کا فیصلہ ۱۳ کو سنا دوں گا۔ آپ اگر وہ فیصلہ پہلے سنا دیں تو تقریر میں بہت ہی اختصار ہو جائے گا کیونکہ ہم [illegible] آپکی رائے سے فیصلہ ہو چکے گا مگر مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ میں فیصلہ بھول آیا ہوں ساتھ نہیں لا سکا۔ کل سنا دوں گا ٭

اس کے بعد خواجہ صاحب نے اعلیحضرۃ حجۃ اللہ کی طرف سے تحریری بیان (جسکا پہلے سرسری بیان میں اقرار تھا اور مجسٹریٹ نے بھی زبانی تسلیم کر لیا تھا کہ تحریری بیان دیدیں) جو سہولت کے لئے چھپوا لیا گیا تھا پیش کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک ہوا بیڈ نوٹ بھی تھا جو حکیم فضلدین صاحب کی طرف سے تھا مجسٹریٹ نے اولاً اسے لیلیا لیکن فریق ثانی کے وکیل کو بھی اطلاع دی کہ یہ تحریری بیان ہے اس پر اس نے عذر کیا کہ یہ نہیں لیا جا سکتا اس سوال کو غیر فیصل قرار دیکر چھوڑ دیا اور کہا کہ پہلے تقریر ہونی چاہئے چنانچہ وکیل مستغیث اور خود مولوی کرمدین نے اپنی اپنی باری اور موقعہ پر تقریر کی چونکہ وقت بہت ہو چکا تھا خواجہ صاحب کی تقریر نہ ہوئی ٭

اور پھر اس بیان تحریری کے متعلق عرض کیا جسکو عدالت نے لینا نامنظور کیا کہ یہ ڈیفنس شروع ہونے پر لیا جا سکتا ہے چونکہ دوران مقدمہ میں بعض امور اس قسم کے واقع ہوکر خطوط اسی کے ہیں لیکن جرم ثابت نہیں۔ [illegible] شروع کیا اور کچھ حصہ سنا دیا اللہ فرماتا کہ ایسا ہی کیا ہے ٭

[illegible]